بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم منگل

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۶ ذیقعد ۱۳۹۰ھ - ۵ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۵ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت یکم صلح کی شام سے انفلوئنزا کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ یکم صلح کی شام کو انفلوئنزا کی خفیف سی تکلیف تھی لیکن ۲ اور ۳ صلح کو تکلیف شدت اختیار کر گئی جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۴ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضرت سیدہ مدظلہا کی طبیعت بالعموم ضعف اور دورانِ سر کی وجہ سے یکدم ناساز ہوجایا کرتی ہے احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ امتہ الحکیم لبیقہ بی۔اے سلمہا بنت محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن کا نکاح محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید کے فرزند عزیز منیر احمد صاحب منیب بی ایس سی بی ایڈ ٹیچر لشیر ہائی سکول کمپالہ دیوگنڈا (مشرقی افریقہ) کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے داماد مکرم شیخ رشید احمد صاحب مع اہل و عیال جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد زیمبیا واپس جانے کیلئے یکم صلح کو ربوہ سے روانہ ہوچکے ہیں احباب بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے دعا فرماویں۔

درجہ سادسہ کے طلباء

درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء ۵ جنوری کی شام تک ربوہ پہنچ جاویں۔ ۶ جنوری سے ان کا ایک ضروری پروگرام شروع ہو رہا ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کی برکتوں نعمتوں اور فضلوں سے معمور

جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹ واں جلسہ سالانہ

جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

ہم یہاں پر اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات کا مشاہدہ کرنے اور ایمان و معرفت کو بڑھانے کیلئے جمع ہوئے ہیں

ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر گامزن رہو اور اپنے قلوب کو خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کی آگ سے روشن رکھو

(۱)

جماعت احمدیہ کا نہایت عظیم الشان اور مقدس و بابرکت ۷۹ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۷۰ء کی صبح کو مسجد اقصیٰ کے صحن اور اس سے ملحقہ وسیع و عریض میدان میں جس میں اس دفعہ پہلی مرتبہ سٹیڈیم کی طرز پر گیلریاں بھی بنائی گئی تھیں ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں پرسوز دعاؤں کے ساتھ اور پُرجوش، پُرخلوص اسلامی نعروں کی گونج میں شروع ہوا۔ جلسہ کا افتتاح حسبِ معمول امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ میں تشریف لاکر ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز خطاب اور پھر اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔

حضور کی تشریف آوری

پونے دس بجے صبح جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو حاضرین جلسہ نے جو دنیا کے مختلف اطراف و جوانب سے جمع ہونے والے کم و بیش ایک لاکھ افراد پر مشتمل ہے اللہ اکبر اسلام زندہ حضرت محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ باد احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پرجوش نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے افتتاحی خطاب کے دوران بھی جلسہ گاہ وقتاً فوقتاً ان نعروں سے گونجتی رہی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک نظم جو خاص طور پر اس بابرکت تقریب کے لئے لکھی گئی تھی خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی (یہ نظم الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے)

بصیرت افروز افتتاحی خطاب

تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد حضور اقدس نے اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ عزیز از جان بھائیو بہنو اور بچو! ہمارے محبوب و مقصود رب کریم کے ہزاروں سلام ہوں آپ پر! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ تا ایسے سامان ہمیں میسر ہوں جن کے ذریعے ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے اور اس کی بجائے خدا اور اس کے رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ عقیدت و محبت کی آگ ہمارے قلوب میں روشن ہو جائے۔

حضور نے فرمایا اس وقت دنیا اپنے رب کو نہیں پہچانتی۔ لوگ دنیا کی محبت میں اس قدر محو ہیں کہ ہزاروں قسم کے بت انہوں نے اپنے کعبۂ دل میں بٹھا رکھے ہیں۔ مثلاً کہیں علم پر غرور کا بت ہے اور کہیں دولت و اقتدار کا بت۔ حالانکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ اقوام عالم کو ان بتوں سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں جمع کر دیا جائے۔

(باقی صہ پر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی معرفت ہی دنیا کو بچا سکتی ہے

اگرچہ اللہ تعالےٰ ہر زمانہ میں اپنے فرستادہ بھیجتا رہا ہے اور اس کے فرستادگان اپنے اپنے وقت اور قوم کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیتے رہے ہیں اور اس کا پیغام پہنچاتے رہے ہیں لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ وقتی اور جغرافیائی حدود کی وجہ سے ان کی تعلیمات اوّل تو مکمل نہیں تھیں اور دوسرے عالمگیر حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ الٰہی ہدایت کے بنیادی اصول تو وہی رہے ہیں مگر وقت اور مقام کے لحاظ سے ان کی صورت بظاہر مختلف رہی ہے اور اگر پوری تحقیقات کی جائے تو موجودہ مذاہب عالم میں جو سوا اسلام کے بہت حد تک اپنی شکل و صورت میں اصل سے بہت مختلف ہو چکے ہیں ایک یکسانی معلوم کی جا سکتی ہے۔

قرآن کریم میں ان تمام کتابوں اور پیغامات کو جمع کر دیا گیا ہے اور دین مکمل صورت میں نازل ہو چکا ہے اب اس میں کمی بیشی کی قطعاً گنجائش باقی نہیں رہی قرآن کریم میں نہ صرف مکمل الٰہی تعلیم جس کی انسانیت کی تکمیل کے لئے ضرورت تھی آ گئی ہے بلکہ یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو تعلیمات سے مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نازل ہوتی ہیں وہ ایک ہی ہیں الٰہی ہیں اور ان کے لانے والوں میں حقیقت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

قرآن کریم میں ان تمام باتوں کی وضاحت موجود ہے اور یہ بھی وضاحت موجود ہے کہ دین کا مقصد اللہ تعالےٰ کی معرفت ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بغیر اللہ تعالےٰ کی شناخت ممکن نہیں نیز اسبات کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی شناخت کے لئے کیا ذرائع ہیں اور انسان اسکے وجود پر حق الیقین کس طرح پیدا کر سکتا ہے اور یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ جب تک اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل نہ ہو انسانی زندگی کی تکمیل کما حقہ نہیں ہو سکتی گیا بغیر اللہ تعالےٰ کی توحید پر ایمان لانے کے اخوت باہمی محبت اور امن و امان کی فضا دنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔

آج زمانہ میں جو اخلاقی انتشار موجود ہو گیا ہے اور بے راہ روی پھیل رہی ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انسانوں کا اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ گذشتہ چند صدیوں میں مادیات نے اتنی ترقی کی ہے کہ انسان انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے بہت دور جا پڑے ہیں تاہم یہ امر واضح ہے کہ اگرچہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات نفس امّارہ کے غلبہ کی وجہ سے اندھیروں میں چھپ گئی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے اسلام کو جو دین کی مکمل اور آخری ایڈیشن ہے ہمیشہ تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے اور یہ الٰہی حفاظت نہ صرف مادی لحاظ سے منظم اور مکمل ہے بلکہ روحانی لحاظ سے بھی منظم اور مکمل کر دی گئی ہے۔

جہاں تک مادی حفاظت کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ نے ایک طرف تو حفاظ کا سلسلہ قائم کیا ہے اور دوسری طرف سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ ایسے سامان مہیا کر دئے ہیں کہ قرآن کریم کا حرف حرف اور زیر و زبر قیامت تک کے لئے محفوظ ہو گیا ہے۔ اب یہ ممکن نہیں رہا کہ کلام اللہ میں ایک نقطہ کی بھی تحریف و تبدّل ہو سکے۔

(باقی صفحہ پر)

مغربی افریقہ کا کامیاب و بابرکت تبلیغی دورہ کرنے پر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں

ہدیۂ سلام

نوٹ:۔ جناب ثاقب صاحب زیروی نے جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر سے قبل اپنی یہ نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

سلام اے پاسبانِ حق اخلاص کے پیکر
سلام اے مصلح موعودؓ کی تنویر کے مظہر

ترے فیضِ قدم سے پھول صحراؤں میں مہکے ہیں
پرندے موسمِ گل کے خزاؤں میں بھی چہکے ہیں

اندھیری وسعتوں کو جا بجا روشن کیا تو نے
بجا ہے غربِ افریقہ کو نورِ حق دیا تو نے

فراست نے تری اسلام کی پرچم کشائی کی
بصیرت نے تری انسانیت کی رہنمائی کی

بہت لرزاں ہوئی تثلیث اک تیرے تدبّر سے
نئے افکار زندہ ہو گئے تیرے تصوّر سے

سلام اے صاحبِ عزم و عمل اے نازشِ ملّت!
امیر المومنین! اے رازدانِ جذبۂ خدمت

تری آنکھوں میں کیفِ صبحِ روشن رقص کرتا ہے
ترے الفاظ میں رنگین گلشن رقص کرتا ہے

سلام اے عالمِ ہستی کو عظمت بخشنے والے
سلام اے زندگی کو نور و نکہت بخشنے والے

سلام دل تجھے دیتا ہے ثاقبؔ فرطِ اُلفت سے
سلامت اس کی عظمت ہے جہاں میں تیری عظمت سے

ثاقبؔ زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں

تقریر مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے مندرجہ بالا موضوع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۳)

قرآن کریم کے صحیح فہم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ نے ایسے قرآنی معارف کھولے ہیں کہ ان کی نظیر نہیں مل سکتی آپ کی کتابیں ان معارف سے بھری ہوئی ہیں۔ بدقسمت ہے وہ شخص جو ان کتابوں کو نہیں پڑھتا اور قرآنی معارف سے آگاہ نہیں ہوتا۔ یہ چیز کسی اور جگہ سے اسکو نہیں ملے گی۔

پس احمدیت کی نئی نسل کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ سنجیدگی اور محنت کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور اس کا فہم حاصل کریں اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں تاکہ انسانوں کو زندگی حاصل ہو۔

دوسرا فرض

ان کا دوسرا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی عبادات کی عظمت کو دلوں میں بٹھائیں اور ان کو تحقارت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ دنیا ان کو عظمت نہیں دیتی اور مادیت کے پیچھے پڑی ہوئی ہے لیکن آپ اسے عظمت دیں اور یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (سورۃ توبہ آیت ۷۱) یعنی وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں پر عمل کرتے ہوئے ان کی عظمت کو دنیا میں قائم کریں۔

نماز کی اہمیت

احکام الٰہی میں سے ایمان کے بعد اوّلیت اور سب سے زیادہ عظمت نماز کو حاصل ہے۔ نماز کو خدا کے پانے کے لئے سب سے بڑا وسیلہ بنایا گیا۔ صلوٰۃ یعنی نماز کی حقیقت وہ سوز و گداز ہے جو خدا سے ملنے کے لئے پیدا ہوتا ہے "صلی" کے معنے ہیں گوشت کا آگ پر بھوننا۔ اور اسی سے صلوٰۃ ہے۔ سب سے پہلا قدم خدا کی طرف نماز کے ذریعہ اٹھایا جاتا ہے اور سب سے آخری قدم بھی جو انسان کو خدا کی درگاہ میں پہنچا کر گویا اس کی گود میں بٹھا دیتا ہے وہ بھی نماز کے ذریعہ ہی اٹھایا جاتا ہے نماز اندرونی پاکیزگی عطا کرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واقم الصلوٰۃ انّ الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (سورہ عنکبوت آیت ۴۶) یعنی نماز کو قائم کرو۔ نماز بے حیائی کے کاموں اور ناپسندیدہ امور سے روکتی ہے پہلے انسان نماز کے اندر دعاؤں سے بڑی بڑی برائیوں سے بچتا ہے۔ پھر تقویٰ پیدا ہونے سے چھوٹی برائیوں سے بھی باز رہتا ہے۔ گویا نماز اخلاقی اور روحانی صفائی کا موجب ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو کامل پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ گناہوں سے نجات پاتا ہے اور اس قدوس خدا کے قرب کے لائق ٹھہرتا ہے۔ نفس امارہ دب جاتا ہے اور نفس مطمئنّہ ظاہر ہو جاتا ہے اور انسان کا سارا آرام اور اس کی ساری راحت خدا میں ہو جاتی ہے۔

لیکن اس نتیجہ کو حاصل کرنے کے لئے نماز کی سب شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جسم اور کپڑے پاک ہوں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس سے گذرے تو فرمایا اسے عذاب دیا جا رہا ہے اور ایک چھوٹی سی بے احتیاطی کی وجہ سے دیا جا رہا ہے یہ پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا جس سے اس کا جسم اور کپڑے پلید ہو جاتے تھے۔ نوجوانوں کے لئے یہ بہت قابل توجہ ہے۔ نماز کے لئے جسم اور کپڑوں کی پاکیزگی کی سخت ضرورت ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے یا استنجا میں احتیاط نہ کرنے سے پاکیزگی نہیں رہتی۔

وضوء بھی صحیح طریق سے کرنا چاہیئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من توضأ واحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ (مسلم) یعنی جو شخص اچھی طرح وضوء کرے اس کے قصور اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری امت کو قیامت کے دن غرًّا محجّلین یعنی روشن پیشانی اور سفید اعضاء والے کی صفت سے پکارا جائے گا اور یہ وضوء کے آثار کی وجہ سے ہو گا (بخاری و مسلم)

نماز کو باجماعت اور مسجد میں ادا کرنے کا سختی سے حکم ہے۔ اس کے بغیر نماز ناقص رہ جاتی ہے بلکہ برائے نام سوائے اس کے کہ بیماری یا سفر وغیرہ کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا صحابی کو بھی مسجد میں آنے سے معذور قرار نہ دیا۔ باجماعت نماز کا ثواب ستائیس گنا تک بتایا (مسلم) ایک شخص جسے ۲۷ ہزار روپیہ مل سکتا ہو ایک ہزار روپیہ پر کس طرح راضی ہو سکتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر ایسا ایمان نہیں ہوتا جیسا کہ اپنے سامنے نظر آنے والی چیزوں پر ہوتا ہے۔ اسی سے ساری خرابی پیدا ہوتی ہے۔ الا ان وعد اللہ حق ولکن اکثرھم لا یعلمون (سورہ یونس رکوع ۶) یعنی خبردار رہو کہ اللہ کے وعدے بالکل سچے اور پختہ ہیں لیکن ان میں سے اکثر یہ جانتے ہیں۔

نماز میں خشوع و خضوع بھی ضروری ہے اس کے بغیر نماز بے مغز ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بنالم بر درش زاں ساں کہ نالد
بوقت وضع حملے بار دارے

یعنی میں اس کے دروازے پر اس طرح سے روتا اور چیختا ہوں جس طرح ایک حاملہ عورت وضع حمل کے وقت چیختی ہے۔ یہ کیفیت نوافل میں زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس وقت علیحدگی میسّر ہوتی ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ نماز میں کبھی ناغہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عذاب الٰہی سے وہ نمازی بچتے ہیں الذین ھم علیٰ صلوٰتھم دائمون (سورہ معارج رکوع ۱) جو اپنی نمازوں پر پختگی اختیار کرتے ہیں اور ایسا نہیں کرتے کہ کبھی نماز پڑھ لی اور کبھی نہ پڑھی۔ اس آیت کے آگے ان کی چند ایک اور خوبیاں گنا کر دوبارہ فرماتے ہیں والذین ھم علیٰ صلاتھم یحافظون (سورہ معارج رکوع ۱) یعنی وہ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ ان میں کوئی نقص نہیں پیدا ہونے دیتے اور انہیں اپنے مقام سے گرنے نہیں دیتے اور ان کی تمام شرائط پوری کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں اور فکرمند رہتے ہیں اور کبھی سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عربی کی دعا میں فرماتے ہیں وارزقنی امحاض الطاعۃ لوجھک وسجود الدوام فی حضرتک (آئینہ کمالات اسلام ص۵) یعنی اے اللہ تو مجھے اپنی خالص اطاعت دے اور اپنے حضور میں دائمی سجدہ عطاء کر۔ سو یہ دوام ہے۔ جس کی ایک حقیقی مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔

سچائی کا خلق

یہاں تک میں نے تعلیم القرآن اور نماز کے متعلق بیان کیا ہے۔ تیسری چیز جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں وہ سچائی ہے۔ یہ ایک ایسا خلق ہے جو اگر صحیح رنگ میں پیدا کیا جائے تو انسان کو بہت سی بدیوں سے محفوظ کر لیتا ہے سچ بولنے والا بددیانتی نہیں کرے گا۔ رشوت نہیں لے گا۔ لوگوں کے حقوق نہیں دبائے گا۔ اور یہ چیزیں ہیں جن کی اس وقت سخت ضرورت ہے۔ جس قوم میں سچائی غالب آجائے اس کا وقار بہت بلند ہو جاتا ہے اور وہ عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے اور لائق اعتماد سمجھی جاتی ہے اور اس کا ایک رعب قائم ہو جاتا ہے۔ سچ انسان کو بہادر بنا دیتا ہے۔ پس ہماری نئی نسل کو اس خلق کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

محنت اور جفاکشی

اب وقت کی رعایت کے لحاظ سے آخری طور پر میں صرف ایک بات اور بیان کر دیتا ہوں۔ وہ ہے محنت اور جفاکشی کا خلق۔ یہ خلق بھی نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے اور جس قوم میں صحیح معنوں میں پیدا ہو جائے

وہ دُنیا میں بھی عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ اور آخرت کے لحاظ سے بھی سرخرو ہو سکتی ہے محنت کے بغیر نہ دین ملتا ہے نہ دنیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملٰقیہ (پارہ ۳۰ سورہ الانشقاق) یعنی اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملنے والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے عمر بھر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ تب وہ گوہر نایاب ہاتھ آتا ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا ہے لقد خلقنا الانسان فی کبد (پارہ ۳۰ سورہ البلد) یعنی ہم نے یقیناً انسان کو رہین محنت بنایا ہے یعنی وہ اپنے کاموں میں کامیابی کے لئے محنت کا محتاج ہے۔ محنت سے کام لینے والی قومیں دنیا میں بہت آگے نکل جاتی ہیں چین بہت پیچھے تھا لیکن جب سے ان کو محنت کے لئے مجبور کر کے محنت کی عادت ڈالی گئی اس وقت سے کئی لحاظ سے ترقی پر ہیں۔ اسی طرح جاپان بہت آگے نکل گیا ہے وہاں کے لوگ سخت محنت کرنے کے عادی ہو گئے ہیں

GEN. Chung hu Park

۱۹۶۲ء میں جنوبی کوریا کا صدر ہوا اس وقت جنوبی کوریا اقتصادی لحاظ سے بہت پیچھے تھا Park نے اپنی قوم کے لئے یہ نعرہ بلند کیا کہ Hard work first یعنی سخت محنت کو سب باتوں پر ترجیح دو۔ چنانچہ انہوں نے چند سال خوب محنت کی اور کہیں سے کہیں نکل گئے دنیا میں

Geniuses (غیر معمولی ذہین انسان) تو بہت کم ہوتے ہیں لیکن محنت اور جفاکشی سے عام انسان بھی بے حد ترقی حاصل کر لیتے ہیں۔ سو ہماری نئی نسل میں اس خلق کا پیدا ہونا ہماری دینی اور دنیوی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

ان ذمہ داریوں کے علاوہ ہماری نئی نسل کی اور بھی ذمہ داریاں ہیں جنہیں وقتاً فوقتاً بیان کیا جاتا ہے۔ اس وقت ان کا اعادہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ چار چیزیں بھی جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے صحیح رنگ میں اپنے اندر پیدا کر لیں تو وہ احیائے اسلام اور اقامت شریعت میں حصہ دار ہو سکتے ہیں۔ اور ان کی دُنیا اور آخرت دونوں سنور سکتی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و کرم سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: صد ۲ سے آگے

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روح کو زندہ رکھنے اور اس پر عمل کرنے کے ذرائع بھی موجود کئے ہیں اور جیسا کہ قدیم سنت اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً ایسے انسانوں کی بعثت کا سلسلہ جاری کیا ہے جو اسلامی تعلیمات کو از سرِ نو لوگوں کے دلوں میں نہ صرف زندہ کریں بلکہ اپنے اعمال سے دنیا کے سامنے اسلامی زندگی کا نمونہ رکھیں۔ اور دنیا میں اس اسلامی معاشرہ کو پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔

آج زمانہ میں مادہ پرستی کی بہتات سے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ضرورت اس امر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایسا انسان پیدا کرے۔ جو از سرِ نو اسلامی زندگی کو پیش کرے۔ آج مادہ پرستی کی وجہ سے دنیا ہلاکت کے کنارہ پر کھڑی ہو گئی ہے۔ اور وہ عقلیت جس پر آج بڑا ناز کیا جا رہا ہے اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ انسان کو خود انسان کے ہاتھوں سے تباہ ہونے سے بچا لے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج صرف اللہ تعالیٰ ہی انسان کو اس خودکشی سے بچا سکتا ہے جس کے نزدیک اس نے اپنے آپ کو پہنچا دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو انسان کی اس مصیبت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور عقلی تدابیر سے اس کو اس خودکشی سے بچانا چاہتے ہیں اور ایسے سامان جمع کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جن کی وجہ سے انسان بچ سکتا ہے مگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ تدابیر انسان کو بچا سکتی ہیں۔ پھر بھی انسان کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ ان تدابیر کو مکمل طور پر جامۂ عمل پہنایا جا سکے۔ محض قانون اس پوزیشن میں نہیں ہے اور نہ محض خطرہ کا اقدام ایسا کر سکتا ہے۔ اور نہ تعزیرات کے ذریعہ انسانوں میں متوازن اور صحیح معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ الغرض جب تک انسان کے اندر سے کوئی تحریک مضبوطی سے نہ اٹھے کہ اس وقت تک ان اصولوں پر پورا پورا عمل کرنا ناممکن ہے جو انسان کو اپنی تباہی سے روک سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ صرف ایک ایسی ہستی پر حق الیقین ہے جو اس کائنات کو پیدا کرنے والی اس کو قائم رکھنے والی اور آخری جزا سزا کی مالک ہے۔

ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرۃ۔ یہ تین اجزاء ہیں جو قیام امن کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی حقیقت کو قرآن کریم اور سنت کے احیاء کے ذریعہ قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس غرض کے لئے کھڑی کی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ پر عظیم ذمہ داری عاید ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت اپنی اس ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی اطاعت سے جہاد کر رہی ہے اور باوجود اپنی کمزوریوں کے حتی الوسع اپنے فرائض ادا کرنے میں مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے کہ جماعت نے نہ صرف قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کئے ہیں بلکہ تمام دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن قائم کر کے روئے زمین پر مساجد تعمیر کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا نام گداؤں اور بادشاہوں تک پہنچایا ہے۔ اور قرآن کریم کے تراجم دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچایا ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جھنڈا ہر جگہ بلند کرنے کی کوشش کی ہے۔ انشاء اللہ جماعت ضرور جلد یا بدیر اللہ تعالیٰ کا چہرہ دُنیا کو دکھانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ دنیا ضرور اس تباہی سے محفوظ ہو جائے گی جس کے کنارے پر انسان نے اپنے آپ کو کھڑا کر دیا ہے۔ اے خدا ایسا ہی کر۔ آمین۔

گم شدہ قلم

جلسہ سالانہ کے دنوں میں دفتر آب رسانی میں ایک دوست نے میرا قلم (KINSON) مستعار لیا تھا وہ قلم واپس کرنا بھول گئے ہیں جس دوست کے پاس یہ قلم ہو وہ مجھے پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مبارک احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

ازیکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۷۱ تا ۳۰/۴/۷۴) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

ضروری نوٹ۔ بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سرِ نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۳۰/۴/۷۱ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں وقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجواتے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایادار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے جملہ ایسی جماعتیں جن کی مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرمالیں۔ کہ صدر نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔ اس کی قیمت معہ محصولڈاک دو روپے پانچ پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ماریشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

گورنر جنرل صاحب ماریشس اور دیگر سرکاری اور غیر سرکاری معززین کی شرکت

جلسہ پیشوایان مذاہب میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی تقاریر

گورنر جنرل صاحب کو قرآن کریم کی پیشکش

(مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ ماریشس)

(۲)

صاحب صدر نے سب سے پہلے ہندو نمائندہ سوامی کرتا نندا جی کو دعوت دی۔ انہوں نے حضرت کرشن کے حالات زندگی بالخصوص پانڈوؤں اور کوروؤں کے درمیان لڑائی میں ان کے کردار پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح وہ ظلم کے خلاف نبرد آزما ہوتے اور کس طرح انہوں نے غرباء کے حقوق کی حفاظت کی۔ سوامی کرتانند کے پندرہ منٹ کے مضمون کے بعد پادری رونڈل صاحب کی باری آئی یہ پادری صاحب کیتھولک بشپ آف پورٹ لوئس شرماڈیو (Margeot) کی طرف سے عیسائیت کے نمائندہ مقرر کئے گئے تھے۔ پادری صاحب موصوف نے صرف ایک بات پیش کی کہ ہمیں اس اصول پر عمل کرنا چاہیئے کہ اپنے ہمسائے سے اپنی ذات کی طرح محبت کرنی چاہیئے۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے پندرہ منٹ کے لکھے ہوئے مضمون میں اسلامی تعلیم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی روشنی میں موجودہ دور کے تین اہم مسئلوں نسلی امتیاز۔ عائلی زندگی اور امن عالم کا حل پیش کیا اور مثالوں سے وضاحت کر کے بتایا کہ اسلام ان مسائل کا کیا شاندار حل پیش کرتا ہے۔ اپنے مضمون کی ابتداء میں خاکسار نے بیان کیا کہ زندہ خدا پر ایمان اور یقین ہی آج کی دکھی دنیا کو مشکلات سے نجات عطا کر سکتا ہے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا بعد ازاں خاکسار کی اپیل پر سب حاضرین نے کھڑے ہو کر چند لمحے اپنے اپنے طریق کے مطابق دعا کی اور پھر قومی ترانے کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں بیرونجات سے آئے ہوئے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے ہندو عیسائی اور مسلمان دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جن میں متعدد ممبران لیجسلیٹو اسمبلی کیپٹن Booka نمائندہ کمانڈر آف موبائل فورس، مسٹر Rohilland چیئرمین 'Solidarite Fraternal' امریکن پیس کور کے نمائندگان لوکا سوسائٹی کے نمائندگان اور بشپ آف پورٹ لوئس نے بھی شرکت کی۔ کل حاضری بفضلہ پانچ سو کے قریب تھی۔

پریس میں تذکرہ

اس کانفرنس کی خبریں اور فوٹو ماریشس کے تین مؤقر اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔ چنانچہ سب سے پہلے Advance اخبار نے پہلے صفحے پر گورنر جنرل کو قرآن کریم دیتے وقت کا فوٹو سب سے اوپر نمایاں طور پر شائع کیا اور کانفرنس کی خبر بھی بڑے تعریفی کلمات سے شائع کی بعد ازاں اخبار ماریشس ٹائمز نے آخری صفحے پر نمائش کی فوٹو کے ساتھ مفصل خبر شائع کی۔ اور آخر میں ایک عیسائی روزانہ اخبار Mauricien نے پہلے صفحے پر گورنر جنرل کو قرآن کریم پیش کرنے والا فوٹو نمایاں کر کے اور بڑے عمدہ نوٹ کے ساتھ شائع کیا۔ الحمد للہ

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شب مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مسجد احمدیہ دارالسلام روز ہل میں منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم شمس الحق صاحب یادعلی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم بھائی حسن رمضان صاحب آف مونتانیں بلانش نے کی۔ بعدہٗ مکرم خلیل تیجو صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم احمد حسین صاحب سوکیہ نے "حقوق الزوجین" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم شمس الحق صاحب یادعلی کی تھی جو "اسلام کی خوبیاں" کے عنوان پر ہوئی بعدہٗ مکرم انور زیادعلی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" پڑھ کے سنائی۔

اس کے بعد تیسری تقریر مکرم عبد الحمید زیادعلی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت پر ہوئی۔ اگلی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں اور نشانات کے موضوع پر تھی جس پر مکرم عبد الستار صاحب سوکیہ نے اچھے پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی کہ ہم اپنی جماعت کا معیار کیسے بلند کر سکتے ہیں۔ بہترین ذریعہ جماعتی ترقی کا یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہا جائے اس ضمن میں خاکسار نے Leap Forward Programme پر روشنی ڈالتے ہوئے ماریشین احمدی نوجوانوں کو آگے بڑھنے کی اپیل کی اور بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمیں مغربی افریقہ کے فرنچ علاقوں میں خدمات بجا لانے کے لئے منتخب کیا ہے۔ خاکسار کے خطاب کے بعد اعلانات کے وقفے میں تین بیرونی مشنوں لنڈن، ہالینڈ اور سیرالیون سے آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے اور بعد از دعا یہ اجلاس برخاست ہوا۔

دوستوں نے مسجد اور مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ شام کے کھانے کے لئے روز ہل کے احمدی احباب نے انفرادی رنگ میں میزبانی کے فرائض انجام دئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

چوتھا اجلاس

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا جس میں دوستوں نے اپنے رب کے حضور غلبۂ اسلام اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا ہونے کے لئے اپنے رب سے عاجزانہ دعائیں کیں۔ اس کے بعد چھ بجے نماز فجر ہوئی اور چوتھے اجلاس کا مختصر پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے قرآن کریم کا درس دیا جس میں دوستوں کو بہت سے اہم مسائل وامور کی طرف توجہ دلائی بعدہٗ مکرم صادق درگاہی صاحب نے حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا اور پھر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس مکرم ابوبکر خان صاحب مقامی مبلغ نے دیا اور ساتھ ساتھ کریول زبان میں اس کا ترجمہ بھی کیا۔ اعلانات کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

آخری اجلاس

آخری اجلاس "نوجوانوں کے مسائل" پر ایک سیمینار کی شکل میں تھا جس میں بعض غیر از جماعت مقررین کو بھی اظہار خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ اس اجلاس کی کارروائی پونے دس بجے خاکسار کی زیر صدارت دارالسلام ہال میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سعید جاہد آف پائی نے کی جس کے بعد مکرم مقبول سوکیہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ Poems of Ahmad سے پڑھا بعدہٗ سیمینار کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مسٹر یعقوب گانتھا ایڈمنسٹریٹو آفیسر منسٹری آف لیبر نے کی جنہوں نے موجودہ دور کے نوجوانوں کے کردار پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جماعت کی طرف سے مکرم محترم احمد یداللہ صاحب بھنو نے فرنچ زبان میں مسلمان نوجوانوں کی ذمہ داریوں اور اخلاق و کردار پر قرآنی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پرجوش تقریر کی۔ مکرم یداللہ بھنو صاحب کی پرمغز تقریر کے بعد ایک اور مہمان مقرر مسٹر حسین بخش پرنسپل اسلامک کلچرل کالج پورٹ لوئس نے تقریر کی۔ آپ نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ بے راہ روی اور مغربیت کی اندھا دھند تقلید کو چھوڑ کر اخلاقی اور مذہبی اقدار کو اپنا کر ہی صحیح زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ آخر میں خاکسار نے سورۃ نور سے جوانوں کے متعلق چند احکام بتائے اور بتایا کہ یہی پاکیزہ تعلیم انسانی عزت و شرف اور پر امن زندگی کی ضامن ہے۔ اسکے بعد دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس اجلاس میں خدا کے فضل سے بہت حاضری تھی۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا دور کی جماعتوں کے اکثر و بیشتر احباب حاضر تھے اسی طرح متعدد عیسائی اور ہندو دوست بھی شامل ہوئے

اجتماعی کھانا

جلسہ سالانہ کے اختتام پر جماعت کی طرف سے اجتماعی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ یکم و دو اگست کی درمیانی رات کو بہت سے نوجوان اور انصار نے مل کر تقریباً ایک ہزار افراد کے لئے عمدہ کھانا تیار کیا جو آخری اجلاس کے بعد احمدیہ کالج کے کمروں میں مردوں کو کھلایا گیا اور مستورات نے لجنہ کے انتظام کے تحت مسجد کے ہال میں کھانا کھایا۔ تقسیم کا کام بفضلہ ڈیوٹی پر متعین خدام اور لجنات کی ممبرات نے بہت عمدگی سے انجام دیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی مرد و زن کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور جن دوستوں نے دن رات اس کی کامیابی کے لئے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو اپنے خاص فضل و رحم سے قبول فرمائے اور ہم سب پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق اور مواقع میسر فرماتا چلا جائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۲۶۸

میں رحیم بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۱ R-B گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۸/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۷۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - رحیم بی بی چک ۴۹ R-B گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور
گواہ شد۔ عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔
گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۲۰۲۶۹

میں مصباح الدین احمد ولد محمد بشیر الدین صاحب گل پوری قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۹/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد ... اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مصباح الدین احمد
204 ALNOOR-CHAMBERS
2ND-FLOOR-KARACHI
گواہ شد۔ ملک مبارک احمد ایڈیشنل سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد۔ عبدالمجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۲۷۰

میں شاہدہ پروین زوجہ منصور احمد بشیر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی گیارہ تولے سات رتی مالیتی -/۱۹۱۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - شاہدہ پروین c/o محمد اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ مدرس دارالعلوم غربی ربوہ
گواہ شد۔ بشیر احمد ایم اے (برادر حقیقی) دارالعلوم غربی ربوہ
گواہ شد۔ محمد اقبال حسین ریٹائرڈ مدرس دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۲۷۱

میں عبداللہ گیانی ولد عبدالغفار صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی اراضی ۸-۴۰ کنال ۱۲ مرلے واقع کوٹ امیر شاہ متصل ربوہ مالیتی -/۸۰۰۰ روپے
(۲) ایک مکان پختہ واقع گوجرانوالہ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے
(۳) ذاتی لائبریری گورمکھی کی نایاب کتب پر مشتمل مالیتی -/۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبداللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ
گواہ شد۔ خواجہ محمد شریف صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور
گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۲۰۲۷۲

میں عبدالغفور بھٹی ولد غلام حیدر بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد۔ عبدالغفور بھٹی اسسٹنٹ انچارج مین سنٹرل ڈویژنل ورکشاپ پی ڈبلیو آر راولپنڈی
گواہ شد، عنایت اللہ ولد حافظ محمد مفضل عظیم صاحب مرحوم راولپنڈی
گواہ شد۔ محمد اکرم افضل ولد سراج دین راولپنڈی

مسل نمبر ۲۰۲۶[illegible]

میں ماجدہ بیگم زوجہ محمد طفیل صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۹/۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

(۱) حق مہر بذمہ -/۳۰۰۰ روپے
(۲) زیورات طلائی ۱/۲ ۱ تولے مالیتی -/۲۲۵ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ماجدہ بیگم مکان نمبر ۲۵/۲۲ محلہ بٹ جالیاں شہر سیالکوٹ
گواہ شد۔ فضل الٰہی سیالکوٹ شہر
گواہ شد۔ شاہد محمود راشدی ابن عبدالمنان راشدی سیالکوٹ شہر۔

درخواست ہائے دعا

میرے ماموں زاد بھائی عبدالمجید صاحب (ولد سیٹھ محمد عبدالکریم صاحب) جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے کراچی سے بذریعہ کار ربوہ آرہے تھے کہ ملتان کے قریب ان کی کار کو ایک حادثہ پیش آگیا۔ اس حادثہ میں ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ میرے ایک اور عزیز عبدالحمید کو بھی اس حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ دونوں ملتان میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(نذیر احمد دارالیمن ربوہ)

۲۔ خاکسار اور دوسرے بعض احمدی طالب علم امسال سالانہ امتحان دے رہے ہیں جو کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے بہت دیر بعد ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ خداوند کریم ہمیں اعلیٰ کامیابی عطا فرمادے

مبشر احمد
سندھ ایگریکلچرل کالج
ٹنڈو جام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۶/۱۱/۷۰ تا ۱۵/۱۲/۷۰

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۔	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ دار الصدر غربی ربوہ بذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب خالد ربوہ	۴۰ روپے
۲۔	ذوالفقار احمد صاحب سابق ڈسپنسر ربوہ	۱۰ روپے
۳۔	میجر مظفر علی صاحب اصغر مال راولپنڈی	۲۰ روپے
۴۔	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۱۰۰ روپے
۵۔	مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۵۰ روپے
۶۔	جہاں آرا صاحبہ لطیف آباد۔ حیدر آباد	۴۰ روپے
۷۔	زہرہ بیگم صاحبہ حسین ایم اے بی ٹی۔ لطیف آباد حیدر آباد سندھ	۲۴ روپے
۸۔	بیگم مبارکہ ملک صاحبہ معرفت میجر جنرل عبد العلی صاحب ملک راولپنڈی	۵۰ روپے
۹۔	محمد نعیم صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی	۵۰ روپے
۱۰۔	ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور	۲۵ روپے
۱۱۔	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ	۱۰ روپے
۱۲۔	بیگم شاہنواز صاحب المنیر ڈرگ روڈ کراچی	۲۵ روپے
۱۳۔	مسز نثار اللہ خان صاحب گلبرگ لاہور	۱۰ روپے
۱۴۔	محمدی بیگم صاحبہ	۱۰ روپے
۱۵۔	مسز فریدہ نثار اللہ صاحب گلبرگ لاہور	۱۰ روپے
۱۶۔	راجہ علی محمد صاحب گلبرگ لاہور	۵۰ روپے
۱۷۔	سیف الحق صاحب کراچی	۵۰ روپے
۱۸۔	شاہدہ بیگم صاحبہ چوہدری عبد الماجد صاحب [illegible] کراچی	۵۱ روپے
۱۹	بیگم چوہدری اعجاز احمد صاحب المنیر کراچی	۲۰ روپے
۲۰	فرخندہ اختر صاحبہ معرفت چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد	۱۸ روپے
۲۱	اے عظیم صاحب آدم جی نگر نرائن گنج	۵۰ روپے
۲۲	غلام فاطمہ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور	۱۰ روپے
۲۳	چوہدری محمد اسلم صاحب گلبرگ لاہور	۸۰ روپے
۲۴	ڈاکٹر سکینہ صاحبہ کراچی برائے محمد یٰسین صاحب لکھنؤی	۶۰ روپے
۲۵	سعیدہ نعیم صاحبہ معرفت محمد نعیم صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی	۵۰ روپے
۲۶	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہدی سعودی عرب۔	۱۰۰ روپے
۲۷۔	محترمہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ	۲۰ روپے
۲۸۔	کے این بھٹی۔ اکونٹنٹ [illegible] نیشنل بنک آف پاکستان لاہور	۱۰ روپے
۲۹۔	اہلیہ شمس الحق خان صاحب فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ	۱۰ روپے
۳۰۔	سید اقبال محمود صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی	۱۰ روپے
۳۱۔	شیخ نصیر احمد صاحب شیخ کلاتھ سٹور راولپنڈی۔	۳۰ روپے
۳۲۔	اے حمید صاحب معرفت ملک عطاء اللہ صاحب گجرات	۲۰ روپے
۳۳۔	بیگم چوہدری نور الدین احمد صاحب وحدت روڈ لاہور	۲۰ روپے
۳۴	ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب آف منڈی بہاؤالدین حال لاہور	۱۵ روپے
۳۵	ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۱۵ روپے
۳۶	مبشر احمد صاحب بٹ فورمین واپڈا لائل پور	۱۰ روپے
۳۷	مسز امۃ الباسط چوہدری صاحبہ ربوہ	۱۰ روپے
۳۸۔	منور احمد صاحب سعید و رشید احمد صاحب بذریعہ روشن دین صاحب زرگر ربوہ	۱۰ روپے

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے ذیابطیس کھانسی بخار سے مسلسل بیمار چلی آرہی ہیں۔ آج کل کمزوری بہت زیادہ ہے اور بظاہر حالت بڑی تشویشناک ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ سلیم اختر لاہور۔

(۲)

میری اہلیہ بواسیر بادی اور مسلسل بول کی امراض میں مبتلا ہیں۔ اور ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد دین چاہ بھاگو والہ۔ ضلع ملتان)

(۳)

میرے چھوٹے بھائی جمیل احمد اجمل متعلم فورتھ ایر کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں صحت عطا فرمائے۔ (غلام احمد میاں محکمہ انہار لائل پور)

(۴)

میری والدہ صاحبہ یرقان اور بلڈ پریشر سے بیمار ہے۔ چہرہ اور ہاتھ پاؤں پہ ورم ہوگیا ہے۔ سانس بھی تکلیف سے آتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم جملہ امراض سے کامل شفا عطا فرمائے۔

(سید سہیل ظہور دار الرحمت غربی ربوہ)

۵

مکرم حاجی محمد فاضل صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اور ان کی اہلیہ محترمہ پیرانہ سالی کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے تندرستی اور صحت والی لمبی زندگی عطا ہونے کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد کاتب الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۰ء کو ہماری جماعت کے ایک مخلص فرد مکرم عنایت اللہ صاحب ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نوجوانی کی عمر میں احمدیت قبول کی اور تادم وفات اس پر قائم رہے۔ بیماری کے دوران انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔

پس ماندگان میں ایک بیوہ چار لڑکیاں ایک لڑکا اور بوڑھا باپ شامل ہیں۔ بچے سب کم عمر ہیں اور بظاہر گزارہ کی کوئی صورت نہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ اور بلند درجات سے نوازے وہاں وہ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین (شریف احمد دیڑھوی سکڑ مال کروڑ ضلع مظفر گڑھ)

گمشدہ عینک

جلسہ سالانہ مستورات میں میری والدہ صاحبہ کی نظر کی عینک گم ہوگئی ہے اگر کسی بہن کو ملی ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

بابو محمد اختر
بکنگ کلرک ریلوے سٹیشن ربوہ

مکرم ملک محمد اکرم صاحب

محلہ دار العلوم ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"بے بی ٹانک"

عرصہ سے بچوں کو استعمال کرائی جا رہی ہے اس سے بچے بڑی آسانی سے دانت نکال لیتے ہیں میری بھتیجی نے دو دانت ہی نکالے تھے کہ دستوں کے مارے برا حال ہوگیا سوکھ کر تنکا ہوگئی

بے بی ٹانک

کے استعمال سے فوراً دست بند ہوگئے اور بقیہ دانت بڑی آسانی سے نکل آئے"

بچوں کی جملہ امراض کے لئے سالہا سال کی مجرب اور تمام ٹانکوں سے زیادہ اثر انگیز دوا "بے بی ٹانک"

قیمت ۳/ اور ۲۵ء۱

تفصیلی رسالہ مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی گول بازار ربوہ

نیک اور مفید مشورہ مفت

ماہر بواسیر کی آواز

گھر گھر میں پہنچا دو

انشاء اللہ ہم ہر قسم کی زنانہ و مردانہ بواسیر کا علاج صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے سستے یعنی مو کے جڑ سمیت نکال دیتے ہیں۔ ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی۔

زنانہ بواسیر کا علاج تجربہ کار عورت کی معرفت کیا جاتا ہے۔

سند یافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم حاکم علی ماہر بواسیر کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۱۹۷۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے گئے رہیں۔ بلوں کی ادائیگی ہر صورت میں ۱۰ جنوری ۱۹۷۱ء سے قبل ہوجانا ضروری ہے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

یہی وہ غرض ہے جس کی تکمیل کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا جن لوگوں کے دل اللہ تعالےٰ کی محبت ذاتیہ سے خالی ہوتے ہیں وہ دنیوی اموال کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بہت کچھ مل گیا حالانکہ درحقیقت انہیں کچھ بھی نہیں ملا ہوتا۔ اور اس کا احساس بالآخر انہیں خود بھی ہو جاتا ہے ملتا انہیں کو ہے جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی محبت میں گم کر دیتے ہیں اسی محبت کو حاصل کرنا ہمارے اس جلسہ سالانہ کی حقیقی غرض و غایت ہے۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس جلسہ میں جو تقاریر ہوتی ہیں آپ انہیں غور سے سنیں اور جلسہ کے ایام میں اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے یہاں پر اخوت و محبت کی جو فضا پیدا کر دیتا ہے اس سے آپ فائدہ اٹھائیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی ذات ہر عیب سے منزہ ہے اور وہ ہر خیر و خوبی کا سرچشمہ ہے اس کے حسن و احسان کے جلوے قرآن کریم نے ہمیں دکھلائے ہیں اس کے قادرانہ تصرفات اور نشانات کا ہم نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہے۔ آج سے اسی برس قبل قادیان کی سرزمین سے ایک آواز بلند ہوئی۔ ساری دنیا اس کی مخالفت پر تل گئی مگر دنیا کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر بھی اس آواز کو دبا نہ سکیں اور نہ آئندہ دبا سکیں گی۔ (انشاء اللہ)

حضور نے فرمایا آج میں اپنے رب کریم کی حمد کے ترانوں کی جو آوازیں سن رہا ہوں وہ سب بازگشت ہیں اس اکیلی آواز کی جو آج سے ۸۰ برس قبل قادیان کی سرزمین سے بلند ہوئی تھی اور اس لئے بلند ہوئی تھی تا دنیا اللہ تعالےٰ کی عظمت سے اور اس کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان سے آگاہ ہو سکے۔ حضور نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی تھی کہ ان کے ذریعہ اسلام دنیا میں ترقی کرے گا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین کے دلوں کو وہ برکتوں سے بھر دے گا انہی بشارتوں پر یقین کامل پیدا کرنے کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کے جلووں کا مشاہدہ کرنے کے لئے آپ آج یہاں جمع ہوئے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس غرض کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

حضور نے فرمایا میں نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ (۱۹۶۹ء) پر یہ کہا تھا کہ سال رواں فسادات اور ہنگاموں کے ساتھ شروع ہوا مگر اللہ تعالےٰ کی برکتوں کے ساتھ ختم ہوا۔ اب ہمارا یہ موجودہ سال بھی ایسے حالات میں ختم ہو رہا ہے جب کہ اللہ تعالےٰ کی بشارتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ہماری رگ رگ سے اس کی حمد کے ترانے نکل رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں بھی یہ بشارتیں پوری ہوئیں اور ہمارے اس ملک میں بھی۔ ہمارے ملک کی نوجوان نسل کے قلوب میں اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے کچھ ایسا تغیر کیا کہ انہوں نے ان لوگوں کو رد کر دیا جو یہاں پر مذہب کے نام پر فتنہ بپا کرنے کی کوشش کر رہے تھے انہوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ لوگ ایسے راستے پر قدم رکھے ہوئے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی رحمت کی بجائے ہلاکت اور تباہی کی راہ ہے اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے دل اسے قبول نہیں کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہمیں کوئی فخر و غرور نہیں نہ مجھ میں کوئی طاقت ہے اور نہ آپ میں۔ ہم تو خدا کے نہایت عاجز اور حقیر بندے ہیں۔ ہمیں جو کچھ ملا محض خدا کے فضل سے ملا اور جو آئندہ ملے گا وہ بھی محض خدا کے فضل سے ہی ملے گا۔ ہم میں سے بہتوں نے اپنے دلوں کو تبدیل کیا اور اپنی محدود طاقت کے مطابق قربانی کا ایک حقیر سا نذرانہ اپنے رب کریم کے حضور پیش کیا مگر ہمارے خدا نے ہمارے اس حقیر نذرانے کے عوض اپنے ایسے حسین جلوے دکھلائے کہ ایک دنیا حیران ہے کہ یہ کیا ہو گیا!

آخر میں حضور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا آئندہ بھی کبھی اپنے اندر کبر و غرور پیدا نہ ہونے دو۔ عاجزانہ راہوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو ہر ایک کی بھلائی چاہو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا اپنی عادت بنا لو ظلم کو حتی المقدور دور کرنے کی کوشش کرو اور محض خدا کے ہو جاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تمہیں اتنا دے گا کہ قیامت تک تمہاری نسلیں تم پر فخر کریں گی۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ ہی خدا کے حقیر بندے بنے رہیں۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین جلوے دکھا کر دنیا کو اس کے قدموں میں لانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور کامیابیوں کی راہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ حضور کا یہ روح پرور اور پرشوکت خطاب پونے گیارہ بجے ختم ہوا اس کے دوران بار بار حاضرین جلسہ پرجوش اسلامی نعرے بلند کرتے رہے۔

افتتاحی خطاب کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور پھر نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان واپس تشریف لے گئے۔ اور یوں جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق مختلف اہم دینی موضوعات پر تقاریر کا سلسلہ جاری رہا (مرتبہ محمد نذیر احمد)

(باقی)

ضروری اعلان

گزشتہ سہ سالہ (۱۳۴۹ہش سے ۱۳۴۷ہش) شاہدین کرام کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ان کا ریفریشر کورس ۶ صلح ۱۳۵۰ہش (مطابق ۶ جنوری ۱۹۷۱ء) سے شروع ہوگا۔ لہٰذا متعلقہ شاہدین کرام ۵ صلح (۵ جنوری) کی صبح کو دفتر حدیقۃ المبشرین (پول مبلغین) میں تشریف لا کر اس سلسلہ میں ضروری ہدایات لے لیں۔

(عطاء اللہ کلیم سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ)

علم انعامی انصاراللہ

کارکردگی کے لحاظ سے امسال مجلس انصاراللہ لاہور اول رہی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ لاہور کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالےٰ یہ اعزاز مجلس لاہور کو مبارک کرے۔ آمین۔ کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس مجالس کے نام ترتیب وار یہ ہیں:-

۱۔ لاہور ۲۔ لائل پور ۳۔ کراچی ۴۔ پشاور ۵۔ ربوہ
۶۔ کوئٹہ ۷۔ سکھر ۸۔ جھنگ صدر ۹۔ سرگودھا ۱۰۔ چک چہور ضلع شیخوپورہ

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت ڈاکٹر سلیم انور صاحب پسر مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح لیڈی ڈاکٹر نصرت تنویر صاحبہ بنت مکرم صوبیدار میجر عبدالرحمن صاحب ساکن کوئٹہ سے مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

(رانا اسد اللہ خان۔ حیدرآباد)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ ۶ جنوری کو کھلے گا

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ جلسہ سالانہ کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۶ جنوری ۱۹۷۱ء بروز بدھ صبح آٹھ بجے کھلے گا۔ اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اساتذہ و طالبات مطلع رہیں اور وقت پر حاضر ہو جائیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

فزکس میں دو ۲ لیکچررز کی ضرورت

شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دو ۲ لیکچررز کی فوری ضرورت ہے، فرسٹ کلاس ایم ایس سی کو گریڈ میں زائد ترقیاں مل سکتی ہیں۔ امیدوار فوری طور پر درخواستیں کالج کے دفتر میں بھیج دیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم کاشف منیر ابن چوہدری منیر احمد صاحب شمس کراچی چند دنوں سے لوزہ بخار سے بیمار ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

سعد الدار بشیر احمد
۱۳/۲ دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۵۷